پامسٹری (ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے) کا حکم؟

مولوی محمد عبید الرحمن

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ:

میں سرکاری ملازم ہوں اور شوقیہ طور پر پامسٹری یعنی ہاتھ کی لکیریں دیکھتا ہوں، کوئی معاوضہ کسی صورت میں نہیں لیتا۔ ستاروں وغیرہ یا دیگر علوم کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا کامل ایمان ہے کہ زندگی، موت، عزت، ذلت، غمی، خوشی، رزق، تنگی اور صحت ودیگر تمام انسانی معاملات میں کمی بیشی صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور ان میں کمی بیشی کا یقینی علم بھی صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ نیز یہ کہ پامسٹری علم غیب نہیں، بلکہ ہاتھ پر موجود لکیریں ان کی طرف اشارہ کرتی ہیں، جیسے کہ روڈ پر ٹریفک سگنل ہوتے ہیں۔ یہ علم نفسیات کا حصہ ہے۔ اگر میں کسی کو کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق بتاتا ہوں تو یہ کہتا ہوں کہ: انشاء اللہ ایسا ہوگا یا اگر اللہ نے چاہا تو ایسا ہوسکتا ہے یا ایسا ہونے کے امکان ہیں، وغیرہ۔ میں کبھی کسی کو مایوس نہیں کرتا اور میرا خیال ہے کہ میں دکھی اور مایوس لوگوں اور بعض نادان لوگوں کو درست سمت میں لے جارہا ہوں اور لوگوں کی اصلاح کے لئے اس علم کو استعمال کرتا ہوں۔ میں نماز، روزہ اور دیگر شرعی احکام پر مقدور بھر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ معلوم کرنا ہے کہ کیا:

۱...... کیا ہاتھ دیکھنا اور ہاتھ دکھانا گناہ ہے؟ اس سے عمل صالح اور نماز وغیرہ نہیں ہوتی؟ جیسا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں۔

۲...... کیا یہ عمل فسق ہے؟۔

۳...... کیا اس علم کو انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے؟۔

۴...... کیا ایک مسلمان ایسا کرسکتا ہے؟۔

۵ ...... کیا علم جفر اور علم الاعداد وغیرہ بھی ایسے ہی علم ہیں؟۔

۶ ...... کیا حلال جانوروں کی اوجڑی، گردے اور کپورے وغیرہ اور حلال پرندوں (مرغ وغیرہ) کے پوٹے کھانے جائز یا حلال ہیں؟۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کے ایک بیان کے مطابق یہ اجزاء حرام ہیں، کیونکہ ان میں جانور کا پیشاب ہوتا ہے۔

مستفتی: نور عالم ضیاء، ذاتی معاون وزیر اعظم معائنہ کمیشن، بلاک نمبر: ۴، مظفر آباد، آزاد کشمیر

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳،۴) ...... ہاتھ دیکھنا، دکھانا اور اس عمل کے ذریعے مستقبل کی خبریں بتانا اصطلاحی اعتبار سے ''کہانت'' کے زمرے میں آتا ہے، جس کے بارے میں احادیث مبارکہ اور کتب فقہ میں صراحت کے ساتھ یہ حکم موجود ہے کہ ایسا عمل کرنا اور ایسے شخص کے پاس صحیح عقیدے اور نیک جذبے کے ساتھ جانا بھی شرعاً ناجائز ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں علماء نے اندیشۂ کفر ظاہر کیا ہے۔

اس لئے مذکورہ عمل ترک کیا جائے، واقعۃً ایسے شخص کی عبادات اور اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے، حدیث شریف کے مطابق اگر کوئی صحیح عقیدے کے باوجود از روئے امتحان بھی کسی کاہن کے پاس جائے تو اس کی ۴۰ دن تک عبادات قبول نہیں ہوتیں۔

الغرض یہ عمل صرف فسق ہی نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر کفر تک پہنچنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے، اس لئے ناجائز ہے، الغرض اس عمل میں مسلمانوں کے لئے دینی اعتبار سے کوئی بہتری اور بھلائی نہیں ہے، کوئی مسلمان اس پر عمل نہ کرے، اور نہ اس کو سچ یا قابل التفات سمجھے، حدیث شریف میں ہے:

''حدثنا محمد بن المثنی العنزی...... عن بعض أزواج النبی ﷺ عن النبی ﷺ قال: من أتیٰ عرافاً فسأله عن شئ لم تقبل له صلوٰة أربعین لیلة''۔ (صحیح مسلم: ج:۲،ص:۲۳۳،باب تحریم الکہانۃ، ط: قدیمی)

وفی شرح المسلم للنووی علیٰ هامش الصحیح لمسلم:

''اما العرّاف فقد سبق بیانه وأنه من جملة أنواع الکهّان، قال الخطابی وغیرهٗ: العرّاف هو الذی یتعاطی معرفة مکان المسروق ومکان الضالة ونحوهما''۔ (ص:۲۳۳،ج:۲،باب تحریم الکهانة واتیان الکهان، ط: قدیمی)

وفیه أیضاً:

''ومن هذا الفن العرافة وصاحبها عرّاف وهو الذی یستدل علی الأمور بأسباب ومقدمات یدعی معرفتها بها وقد یعتضد بعض هذا الفن ببعض

فی ذلک بالزجر والطرق والنجوم وأسباب معتادة، وهذه الأضرب كلها تسمىٰ كهانة وقد أكذبهم كلهم الشرع ونهىٰ عن تصديقهم وإتيانهم، والله اعلم''۔(ص:۲۳۲،ج:۲،باب تحریم الكهانة،ط:قدیمی)

فتاویٰ شامی میں ہے:

''(قوله: الكاهن، قيل كالساحر) في الحديث:''من أتىٰ كاهنًا أو عرّافاً فصدّقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد ﷺ'' أخرجه أصحاب السنن الأربعة...... والعرّاف، المنجم، وقال الخطابي: هو الذى يتعاطى معرفة مكان المسروق والضالة ونحوهما ...... والكل مذموم شرعاً، محكوم عليهم وعلى مصدّقهم بالكفر''.

(ص:۲۴۲،ج:۴، باب المرتد، مطلب في الكاهن والعرّاف،ط: قديمی)

۵......''علم جفر'' بھی ممنوع اور حرام علوم میں شامل ہے، اسے سیکھنا، سکھانا اور اس پر اعتماد کرنا سب خلاف شرع ہیں۔

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''وحراما'' وهو علم الفلسفة والشعبذة والتنجيم والرمل الخ (وقوله: والرمل) هو علم بضروب أشكال من الخطوط والنقط بقواعد معلومة تخرج حروفاً وتجمع ويستخرج جملة دالة على عواقب الأمور، وقد علمت أنه حرام قطعاً وأصله لإدريس عليه السلام أى فهو شريعة منسوخة، وفى فتاوىٰ ابن حجر أن تعلمه وتعليمه حرام شديد التحريم لما فيه من ايهام العوام أن فاعله يشارك الله تعالىٰ فى غيبه''۔

(مقدمہ شامی،ص:۴۳،۴۴،ج:۱،مطلب فی التنجیم والرمل،ط:سعید)

البتہ''علم الاعداد'' کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مذکورہ علم ناجائز مقاصد اور احوال غیب کی معرفت ودریافت کے لئے سیکھا، سکھایا اور اس پر اعتماد کیا جائے تو یہ ناجائز ہے، کیونکہ اس علم کو عام طور پر وہی لوگ سیکھتے، سکھاتے ہیں جو کسی بھی وجہ اور مقصد کے تحت اپنی بات اور اپنا عمل الفاظ میں نقل نہیں کرسکتے اور ایسے خفیہ مقاصد عموماً ناجائز ہی ہوتے ہیں۔

ہاں صرف حروف کے اعداد نکال کر تاریخ لکھنا یا مقدس الفاظ کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے اعداد میں لکھنا، یہ مباح عمل ہے، صحیح العقیدہ لوگ صحیح مقاصد کے تحت ایسا کرسکتے ہیں۔

۶......حلال جانوروں کی اوجڑی اور گردے نیز حلال پرندوں کے پوٹے کھانا جائز ہے،

یہ جانور کا پیشاب یا فضلہ نہیں ہوتے، بلکہ زیادہ سے زیادہ پیشاب اور فضلے کے محل ومقام شمار ہوتے ہیں، جنہیں صاف کر کے استعمال کرنا جائز ہے۔

البتہ کسی بھی حلال جانور کے ''کپورے'' کھانا راجح قول کے مطابق جائز نہیں، فقہاً کرام نے حیوان کے کپوروں کو حلال جانور کی ان سات اشیاء میں شمار کیا ہے، جو حرام ہیں۔جیسا کہ ''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''(تتمة) ما يحرم أكله من أجزاء الحيوان المأكول سبعة: الدم المسفوح والذكر والأنثيان والقبل والغدة والمثانة والمرارة بدائع''۔

(ص:۳۱۱،ج:۶،آخر کتاب الذبائح،ط:سعید)

''تنوير الأبصار مع الدر المختار''میں ہے:

''(كره تحريما من الشاة سبع الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر) للأثر الوارد في كراهة ذلك الخ''۔ (ص:۷۴۹،ج:۶،مسائل شتی قبیل کتاب الفرائض،ط:سعید)

''بدائع الصنائع''میں ہے:

''(فصل) وأما بيان ما يحرم أكله من أجزاء الحيوان المأكول، فالذى يحرم أكله منه سبعة: الدم المسفوح والذكر والأنثيان والقبل والغدة والمثانة والمرارة لقوله عزّشانه ''وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ'' وهذه الاشياء السبعة لما تستخبثه الطباع السليمة فكانت محرمة وروى عن مجاهدؒ أنه قال: كره رسول الله ﷺ من الشاة الذكر والأنثيين والقبل والغدة والمرارة والمثانة والدم، فالمراد منه كراهة التحريم بدليل أنه جمع بين الأشياء الستة وبين الدم فى الكراهة والدم المسفوح محرم الخ......''۔

(ص:۶۱،ج:۵،كتاب الذبائح والصيود، فصل وأما بيان ما يحرم أكله، الخ،ط:سعيد)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبد المجید دین پوری	رفیق احمد	محمد عبید الرحمٰن
		متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن